26220-اسلام قبول کرنے کی خواہش رکھنے والی ہندو لڑکی سے شادی

سوال

میں ایک چوبیس سالہ امریکی مسلمان ہوں ، تقریبا چھ برس سے ایک ھندو لڑکی کو جانتا ہوں ہم شادی کرنا چاہتے ہیں ، وہ چاہتی ہے کہ ابھی مزید اسلامی تعلیمات حاصل کرے ، اور اسلامی معرفت کے زیادہ اور ایمان قوی ہونے کے بعد اسلام قبول کرے ۔

اس کی فیملی شروع میں تو متردد تھی لیکن اب انہیں اس میں کوئی مانع نہیں کیونکہ وہ یہی چاہتی ہے ، اور میرے خاندان والے اس موضوع میں خدشات کا شکار ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنا نام اسلامی رکھے ؟

اور پھر وہ اپنے والدین کی اکیلی بیٹی ہے ، وہ اسلامی نکاح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ چاہتی ہے ھندو طریقہ پر بھی نکاح ہونا چاہیے ، وہ اس پر راضی ہے کہ ھندو طریقہ پر نکاح کرنے میں جو دینی اشیاء ہیں وہ ہم نہیں کریں گے ، بلکہ صرف ہم صرف رسم و رواج ہی کریں گے ، میں تو اس پر رضامند ہوں لیکن میرے والدین مطلقا اس پر رضامند نہیں ۔
وہ لڑکی اسلامی تعلیمات سیکھنے کی رغبت رکھتی ہے لیکن میرے والدین کی وجہ سے پریشان ہے کیونکہ وہ کچھ معاملات پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کی حالت کو نہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ، میری گزارش ہے کہ آپ کوئی مشورہ دیں اور نصیحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

ہم آپ کے شکر
گزار ہیں کہ آپ نے ہم پر بھروسہ کیا ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کا ہمارے
بارہ میں اچھا گمان ہی ہو ۔

اول :

اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے آپ
کو علم ہونا چاہیے کہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے غیر مسلم عورت سے شادی کرنا جائز
نہیں ، صرف یہ ہے کہ اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس سے کچھ شروط کے ساتھ شادی
کی جاسکتی ہے آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (
8015) کے جواب کا مراجعہ کریں ۔

اور اگر وہ لڑکی اسلام قبول کرلے تو آپ
اس کے قبول اسلام کے بعد اس سے شادی کرسکتے ہیں ۔

دوم :

اللہ تعالی آپ کو توفیق دے آپ یہ کوشش
کریں کہ شادی آپ کے والدین کی رضامندی اور خوش سے ہو، اس لیے کہ آپ کی ازدواجی
زندگی میں والدین کی رضامندی اور خوشی کا بہت زیادہ اثر ہوگا، اور پھر ان کی رضامندی
اور خوشی توانسان کے لیے ایسی نیکی ہے جس پر اسے اجروثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

سوم :

نام تبدیل کرنے کے بارہ میں شیخ محمد
بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اگر تبدیل کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر
اس میں کوئی شرعی ممانعت ہو اور شرعی طور پر وہ برقرار نہیں رکھا جاسکتا تو پھر
بدلنا ضروری ہے مثلا یہ کہ کسی غیراللہ کی عبودیت پر ہو(مثلا عبدالشمس) تو ایسے
نام کو بدلنا ضروری ہے، اوراسی طرح اگر کوئی نام کافروں کے ساتھ ہی خاص ہو کافروں
کے علاوہ کوئی اور یہ نام نہ رکھتا ہو تو اس کا بدلنا بھی واجب ہے۔

تاکہ کفار سے مشابہت نہ ہو اور وہ اس
کافروں کے ساتھ خاص نام کی طرف نہ جھکے یا پھر اسے اس تہمت کا سامنا نہ کرنا پڑے کہ
ابھی تک اس نے اسلام ہی قبول نہیں کیا۔ اھـ

دیکھیں : الاجابابات علی اسئلۃ
الجالیات ص (4–5)۔

اور جب اس کے نام کی تبدیلی ہی آپ کے
والدین کو راضی کردے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ اس لڑکی کو نام بدلنے پر
راضی کریں تاکہ آپ کے والدین راضی ہوں جائیں۔

چہارم :

آپ اس کے لیے استخارہ ضرور کریں تا
کہ اللہ تعالی آپ کے لیے وہ چیز اختیار کرے جو آپ کے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہو،
آپ استخارہ کی کیفیت اور تفصیل کے لیے سوال نمبر (
2217) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ
آپ کو اپنی رضا اور محبت والے کام کی توفیق عطا فرمائے ، اور ہمیں ہماری بیویوں
اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے ۔

واللہ اعلم

.